سوال

مجھے طلاق دینی چاہیے کے نھین

جواب

نافرمان بیوی کو طلاق السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !سوال ۔ میری بیوی میری بات نہیں مانتی جھگڑا رہتا ہے اورنا فرمانی بھی کرتی ہے والدین سے بتمیزی بھی کرتی ہے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!!جب کسی کی بیوی اس کی فرمانبرداری نہ کرے، اس کے حقوق ادانہ کرے اورخوش اسلوبی کے ساتھ زندگی نہ گزارے توقرآن کریم نے اس کی اصلاح کی ترتیب وارتین طریقے بتائے ہیں، طلاق دینے سے پہلے ان باتوں پر عمل کرنا چاہیئے ۔ ١)...پہلا طریقہ اور درجہ یہ ہے کہ خاوند نرمی سے بیوی کو سمجھائے، اس کی غلط فہمی دور کرے ۔ اگرواقعی وہ جان کرغلط روش اختیار کئے ہوئے ہے توسمجھا بجھا کر صحیح روش اختیار کرنے کی تلقین کرے، اس سے کام چل گیا تومعاملہ یہیں ختم ہوگیا، عورت ہمیشہ کے لئے گناہ سے اور مرد قلبی اذیت سے اوردونوں رنج وغم سے بچ گئے اوراگراس فہمائش سے کام نہ چلے تو...٢)...دوسرا درجہ یہ ہے کہ ناراضگی ظاہر کرنے کے لئے بیوی کا بستراپنے سے علیحدہ کردے اوراس سے علیحدہ سوئے ۔ یہ ایک معمولی سزااور بہترین تنبیہ ہے، اس سے عورت متنبہ ہوگئی توجھگڑا یہیں ختم ہوگیا، اوراگروہ اس شریفانہ سزاپر بھی اپنی نافرمانی اورکج روی سے بازنہ آئی تو...٣)...تیسرے درجے میں خاوند کو معمولی مارمارنے کی بھی اجازت دی گئی ہے، جس کی حد یہ ہے کہ بدن پراس مار کااثراور زخم نہ ہو... مگراس تیسرے درجہ کی سزاکے استعمال کورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں فرمایا، اسلئے اس درجہ پر عمل کرنے سے بچنا اولیٰ ہے ۔ بہرحال اگراس معمولی مارپیٹ سے بھی معاملہ درست ہوگیا، صلح صفائی ہوگئی، تعلقات بحال ہوگئے، تب بھی مقصد حاصل ہوگیا، خاوندپر بھی لازم ہے کہ وہ بھی بال کی کھال نہ نکالے اورہربات منوانے کی ضد نہ کرے، چشم پوشی اوردرگزرسے کام لے اورحتی الامکان نباہنے کی کوشش کرے ۔ اللہ ہم سب بہنوں کواپنے خاوندوں کا فرمانبردار بنائے آمین دو آدمیوں کی نمازان کے سروں سے اوپر نہیں جاتی ۔ ایک اپنے آقا سے بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ وہ واپس آجائے ۔ اوردوسری وہ عورت جواپنے خاوند کی نافرمان ہو یہاں تک کہ وہ اس کی فرمانبردار بن جائے (السلسلة الصحيحة : 288، ، صحيح الجامع : 136 الألباني : حسن صحيح) میاں بیوی کا رشتہ باہمی ہمدردی اورایک دوسرے کی خیر خواہی جیسے محبت بھرے جذبات پر استوار ہوتا ہے ۔ لیکن اگراس رشتے میں کانٹے اگ آئیں اور محبت کی جگہ نفرت پیدا ہوجائے، اورمیاں بیوی کا باہمی طورپر اکٹھا رہنا مشکل ہوجائے تو شریعت نے اس اضطراری حالت میں طلاق کے ذریعے دونوں کوایک دوسرے سے علیحدہ ہوجانے کا اختیار دے رکھا ہے ۔ آپ نے جوصورت حال بیان کی ہے، اس کا بہترین حل یہی ہے کہ خاندان کی بزرگوں کواس میں ڈالا جائے، اگرمعاملہ درست ہوجائے توٹھیک، ورنہ طلاق کا آپشن آپ کے پاس موجود ہے ۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب محدث فتوی کمیٹی